Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ، ۲۰ وفا ۱۳۵۲ھش، ۲۰ جولائی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۶۴

رپورٹ نمبر ۱

قرآن عظیم کی وسیع اشاعت اور دیگر اہم دینی اغراض کی خاطر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ

کراچی سے روانگی، ایمسٹرڈم میں مختصر قیام اور لنڈن میں ورودِ مسعود کی تفصیلی رپورٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے سلسلے میں جو پہلی تفصیلی رپورٹ محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے نے بذریعہ ڈاک امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں ارسال کی ہے وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

رپورٹ نمبر ۱ لنڈن ۱۲/۷/۷۳

مخدومی و محترمی حضرت صاحبزادہ میاں منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ امیر مقامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ آج مورخہ ۷/۷/۷۳ بروز ہفتہ صبح دو بجکر پندرہ منٹ پر کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز یورپین ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کے دورے پر روانہ ہوئے۔ روانگی بے وقت ہونے کے باعث کراچی کے احباب اور بہنوں کی محدود اور معین تعداد کو ہی ائرپورٹ پر اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے حاضر ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ روانگی سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔ اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ کہ یورپ کے سفر کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں اور تفصیلی جائزہ لیا جائے کہ جماعت احمدیہ اپنے محدود وسائل کے باوجود کس طرح جلد سے جلد قرآن کریم کو مع متن اور ترجمہ دنیا بھر میں ہر گھر میں پہنچا دے۔ اور یہ ترجمہ اُس زبان میں ہو جو اس گھر میں بولی جاتی ہے۔

قافلے میں چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری اور عاجز خاکسار کے علاوہ صاحبزادہ شاہد احمد خان صاحب اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ افراد قافلہ کو جو ہدایات دی گئی ہیں۔ ان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی ارشاد بھی شامل ہے کہ "سب سے ضروری یہ بات ہے کہ ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہیں اور اللہ کے فضل کو جذب کریں"۔

سات گھنٹے کی پرواز کے بعد جہاز روم کے ہوائی اڈے پر اترا۔ پاکستان کے وقت کے مطابق ۹/۱۵ اور مقامی وقت کے مطابق ۵/۱۵ بجے صبح۔ حضور کچھ دیر کے لئے جہاز سے باہر تشریف لائے۔

ایک گھنٹے کے توقف کے بعد ایمسٹرڈم (Amsterdam.) کو روانگی ہوئی اور دو گھنٹے کی اڑان کے بعد ایمسٹرڈم پہنچ گئے۔ ایئرپورٹ پر امام عبد الحکیم صاحب اکمل حسب ہدایت مع دو تین احباب جماعت کے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے چشم براہ تھے۔ پاکستان کے سفارت خانہ اور ایئرپورٹ کے نمائندے بھی استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ دو گھنٹے انتظار گاہ خاص میں تشریف فرما رہے۔

بنی نوع انسان کو جو خطرات اور مشکلات درپیش ہیں اور ان کے جو حل اسلام نے پیش کئے ہیں وہ زیر بحث آئے۔ اس سلسلے میں حضور نے اس تنبیہ کا بھی ذکر فرمایا جو حضور نے ۱۹۶۷ء میں اپنی ایک انگریزی تقریر کے دوران لنڈن میں اہل یورپ کو فرمائی تھی۔ اور جو "ایک حرف انتباہ" کے عنوان سے شائع بھی ہو چکی ہے۔ اس ضمن میں ان اصولوں، اور طریق کار کا ذکر بھی تفصیل سے فرمایا۔ جن پر چین کی معیشت کو استوار کیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے خاص طور پر اس امر کی طرف توجہ دلائی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ کہ متعلقہ لٹریچر کے تفصیلی جائزے سے یہ اثر مترتب ہوتا ہے۔ کہ چین میں اصلاحات کا نفاذ نیچے سے شروع ہوتا ہے اوپر سے نہیں۔ اُوپر سے صرف پالیسی جاری کی جاتی ہے۔ اس کا نفاذ مقامی ضروریات اور مفادات کے مطابق ہوتا ہے۔

ایمسٹرڈم سے حضور مقامی وقت کے مطابق ۱۰/۲ بجے صبح جس وقت پاکستان

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۹ وفا - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

تاحال سردرد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب کرام حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

محترم پروفیسر عبد القادر صاحب بھاگلپوری جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمر میں شدید درد ہے اور کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی بخشے۔ آمین

(محمد جلال شمس شاہد مربی انچارج ضلع حیدرآباد)

فضل عمر کلاس برائے طالبات کی تاریخ میں تبدیلی

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے اعلان کیا جاتا ہے کہ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس برائے طالبات بجائے ۲۱ جولائی کے ۲۸ جولائی سے شروع ہوگی۔ طالبات ۲۷ جولائی کی شام تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس اطلاع کو آنے والی طالبات تک پہنچا دیں۔ آنیوالی طالبات اپنے ساتھ پلیٹ، چمچہ، پرچ پیالی اور اپنی ضرورت کے مطابق چینی ساتھ لے کر آئیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مربیان سلسلہ اور معلمین توجہ فرمائیں

فضل عمر درس القرآن کلاس ۲۸ جولائی سے مسجد مبارک ربوہ میں شروع ہو رہی ہے۔

مربیان سلسلہ و معلمین کرام کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں کلاس میں شمولیت کے لئے موزوں افراد کو مؤثر رنگ میں تلقین فرمائیں۔

(عبد المالک خاں ناظر اصلاح وارشاد)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس، ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ماہ وفا ۱۳۵۲ھش

سنگلاخ زمین میں تبدیلی کے آثار

یہ ایک حقیقت ہے کہ صدیوں تک یورپ کی سرزمین اسلام کے اثر و نفوذ کے لحاظ سے بہت سنگلاخ سرزمین ثابت ہوتی رہی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یورپ میں بسنے والی اقوام کی فطرت میں شروع ہی سے یہ بات داخل رہی ہے کہ وہ مذہبی اعتقاد کے معاملہ میں بہت سخت جان واقع ہوتی ہیں اپنے پرانے اعتقادات کو خواہ وہ کتنے ہی نامعقول کیوں نہ ہوں وہ ترک کرنے پر مشکل ہی سے آمادہ ہوتی ہیں۔

ابتداء میں اپنے خیالی دیوی دیوتاؤں کے ساتھ ان کی عقیدت کا یہ عالم رہا کہ تین صدیوں تک انہوں نے نہ صرف یہ کہ عیسائیت کا کوئی اثر قبول نہ کیا بلکہ جو معدودے چند عیسائی ہوئے بھی انہیں انہوں نے ایسے ایسے مظالم کا تختۂ مشق بنایا کہ ان کا حال پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ بیچارے ان مظالم سے بچنے کیلئے پہاڑوں کے غاروں میں چھپتے پھرتے تھے۔ پہاڑوں کے اندر ہی اندر کھدائی کر کے انہوں نے پناہ گاہیں بنا رکھی تھیں اور وہی ان کا مسکن تھیں۔ ان پناہ گاہوں کے آثار آج بھی روم کے قریب موجود ہیں۔

تین سو سال کے بعد روم کے بادشاہ کانسٹنٹائن کے عیسائی ہونے پر یورپ میں عیسائیت پھیلنی شروع ہوئی اور جب صدیوں کی کاوش کے بعد یورپی اقوام نے عیسائی مذہب قبول کیا تو وہ ایسی راسخ العقیدہ عیسائی ثابت ہوئیں کہ کسی اور مذہب کو اپنے درمیان برداشت کرنا ان کے لئے ممکن ہی نہ رہا۔ ڈیڑھ ہزار سال تک وہاں عیسائیت کا وہ دَور دورہ رہا کہ کسی اور مذہب کے وہاں پاؤں جمانے اور اثر و نفوذ حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہو سکا۔ بالخصوص اسلام سے ان کی دشمنی ایک ضرب المثل کا درجہ اختیار کر گئی۔ پہلے انہوں نے صلیبی جنگوں کے ذریعہ تلوار کے زور سے اسلام کو مٹانا اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنا چاہا۔ جب اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکیں تو انہوں نے مشنری سرگرمیوں کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی عالمگیر مہم کا آغاز کیا اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے خلاف انتہائی دلآزار لٹریچر شائع کر کر کے اس کے انبار لگا دیئے اور اسے مسلمان ملکوں میں اس کثرت سے پھیلایا کہ ہر شخص کے ہاتھ میں ان کتابوں کو پہنچا کر ہی دم لیا۔ اپنی اس مہم میں انہیں ایسی زبردست کامیابی نصیب ہوئی کہ انہوں نے انیسویں صدی شروع ہوتے ہی اسلام کے مٹنے اور مسلمانوں کے نیست و نابود ہونے کے متعلق تعلّی آمیز دعوے کرنا شروع کر دیئے اور امریکہ کے ایک عیسائی منّاد ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے تو یہ پیشگوئی بھی کر ڈالی کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کی شکل میں مکہ میں داخل ہوگا اور خاص حرم کعبہ میں خداوند یسوع مسیح کے نام کی منادی کی جائے گی۔

عین اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود کی حیثیت سے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا۔ آپ نے زبردست عقلی و نقلی دلائل کے ذریعہ عیسائیت کا بطلان ثابت کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر عیسائیت کے دنیا سے مٹنے اور اسلام کے دنیا میں غالب آنے کی نہایت عظیم الشان پیشگوئی شائع فرمائی اور ببانگِ دہل یہ اعلان فرمایا کہ وہ دن آتے ہیں کہ مغرب کی عیسائی اقوام جو اسلام دشمنی کے نشہ میں سرشار ہیں اور اسلام کو دنیا سے مٹانے کے درپے ہیں اپنے باطل مذہب سے بیزار ہونے کے بعد جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گی اور اسلام نہ صرف مشرق میں بلکہ مغرب میں بھی غالب آ کر رہے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس روز آپ نے یہ پیشگوئی شائع فرمائی اُسی روز ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے عیسائیت کے زوال کی بنیاد رکھ دی گئی۔ حالات شاہد ہیں کہ اس کے بعد سے دن بدن عیسائیت خود یورپ میں جو ڈیڑھ ہزار سال سے اس کا گڑھ چلا آ رہا تھا اور جہاں سے ساری دنیا کو عیسائی بنانے کی زبردست مہم کا آغاز ہوا تھا زوال پذیر ہوتی چلی گئی ہے حتّٰی کہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں سے عیسائیت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ کلیسا کی حیثیت وہاں اب صرف نشان کے ہاتھی کی سی ہے۔ درحقیقت یہ ہے کہ وہاں کے باشندے عیسائی کہلانے کے باوجود اب فی الحقیقت عیسائی نہیں ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ یورپ کے باشندے عیسائیت سے بیزار ہونے اور اس سے جان چھڑانے کے بعد فی زمانہ دہریت کی رَو میں بہے جا رہے ہیں لیکن خدا تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کی رفیع الشان تبلیغی مساعی کے ذریعہ (جن کا سلسلہ ان کے درمیان مساجد اور مشن ہاؤسوں کی تعمیر نیز وہاں کی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور دیگر اسلامی کتب کی اشاعت اور تقسیم کے ذریعہ گزشتہ نصف صدی سے جاری ہے) انہیں قبولِ اسلام کے لئے تیار کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ بہت سی سعید روحوں کو اسلام کی آغوش میں لا چکا ہے اور مسلسل لا رہا ہے۔ قرائن بتا رہے ہیں کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ جب یورپ کی سنگلاخ زمین اسلام کے لئے انتہائی زرخیز ثابت ہوگی۔ اور جب یہ اقوام جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گی تو اپنی فطرت کے بموجب ایسی راسخ العقیدہ مسلمان ثابت ہوں گی کہ انہیں توحید حقیقی اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان سے محروم کرنے میں شیطان قیامت تک کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ وہاں اسلام اس شان سے غالب آئے گا کہ خدائی فیصلہ اور اس کی جاری کردہ تقدیر کے بموجب اس کا یہ غلبہ دائمی غلبہ ثابت ہوگا۔

اس میں شک نہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے موجودہ دورۂ یورپ کو جو آپ نے اشاعتِ قرآن عظیم کے عظیم منصوبے کو اُس سرزمین میں بروئے کار لانے کی غرض سے اختیار فرمایا ہے وہاں اسلام کے موعودہ غلبہ کے حق میں ایک نہایت ہی اہم سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے کہ جب اشاعتِ قرآن عظیم کے منصوبے کے بروئے کار آنے کے نتیجہ میں وہاں قرآن مجید کو ہر شخص کے ہاتھ میں پہنچایا جائے گا تو ایک انقلاب عظیم رُونما ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ قرآن مجید کی انقلاب انگیز تاثیر کے نتیجہ میں یورپ کی سنگلاخ زمین روحانی زرخیزی اور سرسبزی و شادابی سے ہمکنار ہوگی اور ضرور ہوگی اور وہاں روحانیت کی ایسی ہری بھری کھیتیاں لہلہائیں گی جو یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کی مصداق ہوں گی۔ ایسا کیوں نہ ہو اور کیوں ہو کر نہ رہے کہ جب ع

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

ترے ساتھ ہوں رحمتیں ذوالمنن کی

تُو سُورج کی مانند مشرق سے نکلا
چلا سُوئے مغرب سویرے سویرے
ترے من میں یہ آرزو ضو فشاں ہے
کہ چھٹ جائیں یورپ کے دل سے اندھیرے
اشاعت ہو دیں کی ترا عزم یہ ہے
تا لہرائیں ہر سمت حق کے پھریرے
محمدؐ کی بن جائے یہ ساری دُنیا
تجھے دُھن ہے یُوں ربّ زمانے کو پھیرے
ترے ساتھ ہوں رحمتیں ذوالمنن کی
جہاں پر بھی آقا ہوں تیرے بسیرے
ترے دم قدم سے ہر اِک جا پہ برکت
جہاں بھی ہے تُو شفقتوں کے ہیں ڈیرے
خُدا تجھ کو ہر گام پر بخشے نصرت
دُعائیں ہیں عابد کی بھی ساتھ تیرے

(مبارک احمد عابد [illegible])

الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّام

مکرم ملک مبارک احمد صاحب فاضل استاذ الجامعہ ربوہ

یہ مقالہ مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۳ تبوک ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۷۲ء میں پڑھا گیا

یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کا حصہ ہیں مکمل الہام یوں ہے

"یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:-

"یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں"

اس کے ساتھ ہی حضور علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اس کا ظہور ہو۔ واللّٰہ اعلم بالصواب"

تذکرہ از مکتوب ۷ اپریل ۱۸۸۵ء
مکتوبات احمدیہ جلد اول ص۸۶

یہ الہام بلا ریب کلام الٰہی ہے اور اس کے رموز و اسرار اور اصل حقیقت کا علم جیسے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی کو ہے بہر حال الہام کے الفاظ پر غور و تدبر کے بعد جو تشریح سمجھ میں آسکی ہے وہ پیش خدمت ہے چونکہ زیر تحقیق الہام عربی زبان میں ہے اس لئے سب سے پہلے اس کے ہر لفظ کی الگ الگ لغوی تحقیق اور تشریح ضروری ہے

الہام کا پہلا لفظ "یَدْعُوْنَ" ہے جو فعل مضارع ہے اور اصولی طور پر صرف حال اور مستقبل کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن میرے نزدیک اس الہام میں فعل مضارع یَدْعُوْنَ حال اور مستقبل کے علاوہ زمانہ ماضی سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ عربی زبان کی بلاغت کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ اگر زمانہ ماضی کا کوئی واقعہ بہت زیادہ تعجب انگیز ہو یا کسی شخص کی بلند شان اور عظمت کا مظہر ہو تو اسے فعل مضارع کی صورت میں بھی بیان کیا جاتا ہے چنانچہ ازہر کے مشہور عالم محمد الخضر حسین جو اپنے وقت میں مجلہ الازہر کے مدیر بھی رہ چکے ہیں اور ایک لغوی بحث کے دوران لکھتے ہیں:-

ان الفعل الواقع فی الماضی قد یعبّر عنہ بصیغۃ المضارع لمقتضیات بلاغیۃ منہا ان یکون المعنی موضع غرابۃ، وعلی ہذا الوجہ ورد قولہ تعالیٰ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔

یعنی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زمانہ ماضی میں ہونے والے واقعہ کو مضارع کے صیغے کی صورت میں بیان کر دیا جاتا ہے اور ایسا علم بلاغت کے بعض خاص تقاضوں پورا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جن میں سے ایک تقاضا یہ ہے کہ معنے تعجب انگیز ہوں۔ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ الآیۃ میں ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ میں بھی مضارع اسی غرض کے لئے لایا گیا ہے۔ حالانکہ عام قاعدہ کے مطابق ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَکَانَ چاہیئے تھا۔

علاوہ ازیں عرب شعراء کے کلام سے بھی مضارع کے اس قسم کے استعمال کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ جاہلیت کا مشہور شاعر عمرو بن کلثوم اپنے معلقہ میں کہتا ہے۔

اذا بلغ الفطامَ لنا صبیٌّ
تخرّ لہٗ الجبابر ساجدینا

اس شعر میں شاعر اپنے قبیلے کی عظمت شان کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہماری شان اتنی بلند ہے اور ہمارا رعب و دبدبہ اس قدر زیادہ ہے کہ ہمارے شیر خوار بچوں کے سامنے بڑے بڑے جابر بادشاہ بھی سجدہ ریز ہو جاتے ہیں شاعر کی مراد یہی ہے کہ ماضی میں ایسا ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح طریف کہتا ہے

اَوَ کُلَّمَا وَرَدَتْ عُکَاظَ قَبِیْلَۃٌ
بَعَثُوْا اِلَیَّ عَرِیْفَہُمْ یَتَوَسَّمُ

یعنی کیا یہ عجیب بات نہیں کہ جب بھی کوئی قبیلہ عکاظ کے میلے میں آیا تو انہوں نے میری عظمت کو دیکھ کر اپنے تجربہ کار سردار کو میرے پاس بھیجا اور اس سردار کا کام ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ وہ میری عظیم شخصیت کے متعلق جستجو کرتا رہتا ہے اس شعر میں بھی یتوسم فعل مضارع ماضی میں واقع ہونے والے فعل کے استمرار کو بیان کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔

اس لحاظ سے یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ کے ابتدائی معنے یہ بدل گئے۔ تیری شان اس قدر بلند ہے کہ ابدال الشام تیرے لئے پہلے بھی دعا کرتے رہے ہیں۔ اب بھی کر رہے ہیں اور آئندہ بھی تیرے لئے دعا کرتے رہیں گے۔

یَدْعُوْنَ لَکَ کی معنوی تحقیق

عربی زبان کی مشہور کتب لغت لسان العرب، تاج العروس، القاموس المحیط اور اقرب الموارد سے یَدْعُوْنَ لَکَ کے مندرجہ ذیل چھ معانی مستنبط ہوتے ہیں۔

اوّل:- وہ تیری کامیابی اور سرفرازی کے لئے دعا کرتے ہیں

دوم:- وہ تیری بعثت اور ظہور کے لئے دعا کرتے ہیں اور تیرے منتظر ہیں۔

سوم:- لوگوں کو تجھ پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔

چہارم:- وہ تیری طرف منسوب ہوتے ہیں اور تیری ہی جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

پنجم:- وہ تیری سرداری اور حکومت کو قبول کرتے ہیں اور تیرے احکام کی پابندی کرتے ہیں۔

اذا ما اُعونا اُس قوم کرامۃً
ذوی منبر صلّی علینا وسلّم

یعنی جب ہم کسی قوم کے سردار کو اپنا منبر کلام کرنے کے لئے عاریۃً پیش کرتے ہیں تو وہ بجائے اپنے قبیلہ پر فخر کرنے کے ہماری سرداری کو قبول کرتا اور ہمارے ہی گن گاتا ہے۔

ششم:- وہ لوگوں کو تیری مدد کے لئے بلاتے اور جمع کرتے ہیں۔

اَبْدَال بدل یا بدیل کی جمع ہے القاموس المحیط اور تاج العروس میں ابدال کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:-

قوم من الصالحین لا تخلو الدنیا منہم بہم یقیم اللّٰہ عزّ وجلّ الارض وہم سبعون اربعون بالشام وثلاثون بغیرہا اذا مات منہم واحد ابدل اللّٰہ مکانہ آخر وعن ابی البقاء کانہم ارادوا ابدال الانبیاء وخلفاءہم

یعنی ابدال سے مراد ایسے لوگ ہیں جن سے دنیا کبھی خالی نہیں ہوتی۔ انہیں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اہل زمین کی زندگی کو قائم رکھتا ہے۔ ان کی کل تعداد ستر ہے جن میں سے چالیس ملک شام سے تعلق رکھتے ہیں اور تیس باقی دنیا کے ملکوں سے جب ان میں سے کوئی وفات پا جائے تو اللہ اس کے بدل کے طور پر دوسرے کو کھڑا کر دیتا ہے اور ابو البقاء سے روایت ہے کہ گویا علماء کے نزدیک ابدال سے مراد انبیاء کی جگہ لینے والے لوگ اور ان کے نائب ہیں۔

الشام سے مراد موجودہ ملک شام نہیں بلکہ اس سے مراد قدیم شام ہے۔ جس میں موجودہ شام، اردن، لبنان، فلسطین اور موجودہ عراق کے بعض شمالی مغربی علاقے شامل تھے یہی وہ سرزمین ہے جو انبیاء کی آماجگاہ رہی اور ارض الانبیاء کہلائی۔

الہام کے الفاظ کی لغوی تشریح کے بعد اب ہم اس کے مجموعی مفہوم کو لیتے ہیں جیسا کہ قبل ازیں ارشارۃً بتایا جا چکا ہے کہ "یدعون لک" کے الفاظ حال اور مستقبل کے علاوہ زمانہ ماضی سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور لغت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی اجازت دیتی ہے زمانہ ماضی سے متعلق ہونے کی صورت میں ابدال یدعون لک کے مذکورہ بالا چھ معانی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس الہام کے یہ معنے ہوں گے: اے مسیح موعود تیری شان اور مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ ابدال الشام نے تیرے ظہور کے لئے دعائیں کیں لوگوں کو تجھے قبول کرنے کی ترغیب دی اور وہ تیری کامیابی اور کامرانی کے لئے دعا گو ہوئے۔

بلاشبہ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت شان کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت حضور کے اس عظیم الشان کام کی وجہ سے ہے جسے حضور نے عالمگیر دجالی فتنہ کا قلع قمع کر کے اور تمام قوموں کی ہمہ گیر گمراہی کے وقت ان کی اصلاح کر کے سرانجام دینا تھا اور یہ فتنہ دجالیت اور عالمگیر گمراہی کا زمانہ اس قدر خطرناک تھا کہ تمام انبیاء نے اپنی اقوام کو اس خطرناک فتنے سے ڈرایا اور ساتھ ہی آنے والے مسیح کے متعلق پیشگوئیاں کیں کہ وہ اس تاریک ترین دور میں ظاہر ہوگا اور دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نور سے دوبارہ منور کرے گا اور جو شخص بھی اس پر ایمان لائے گا وہ اس فتنہ دجالیت سے بچا لیا جائے گا پس اس الہام کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت کا اظہار اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم

یدعون لک ابدال الشام

سے مراد وہ گزشتہ انبیاء لیں جنہوں نے اس آخری تاریک ترین دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی بشارتیں دیں اور اپنی قوموں کو اس خطرناک زمانہ سے آگاہ کیا اور ڈرایا اور اس دور میں آنیوالے عظیم مصلح پر ایمان لانے کی طرف متوجہ کیا۔

اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے کہ اس الہام کو زمانہ ماضی سے متعلق قرار دینے کی صورت میں ابدال الشام سے مراد وہ گزشتہ انبیاء ہیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح ارض شام سے تھا۔ میں آپ کی توجہ مندرجہ ذیل امور کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔

اول: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

واذ اخذ اللہ میثاق
النبیین لما اتیتکم
من کتاب وحکمۃ ثم
جاءکم رسول مصدق
لما معکم لتؤمنن بہ
ولتنصرنہ قال
ءاقررتم واخذتم
علی ذلکم اصری قالوا
اقررنا قال فاشھدوا
وانا معکم من الشاھدین
(آل عمران ع)

پھر فرماتا ہے:

واذ اخذنا من النبیین
میثاقھم ومنک ومن
نوح وابراھیم وموسیٰ
وعیسی ابن مریم و
اخذنا منھم میثاقا
غلیظا۔ لیسئل الصادقین
عن صدقھم
واعد للکفرین عذابا
الیما۔
(الاحزاب ع)

اول الذکر آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے انبیاء سے اللہ تعالیٰ نے آئندہ آنے والے اس عظیم رسول پر ایمان لانے کے بارے میں عہد لینے کا ذکر کیا ہے جس کے ظہور کے متعلق ان انبیاء کی کتب میں واضح پیشگوئیاں موجود ہیں۔ یہ امر تو واضح ہی ہے کہ انبیاء سے عہد لینے سے مراد ان کے پیرو اور ماننے والوں سے عہد لینا ہے کیونکہ نبی اپنی قوم کا نمائندہ ہوتا ہے۔ انبیاء سے انفرادی رنگ میں آنے والے رسول پر ایمان لانے کا عہد لینا ویسے بھی ناممکن ہے کیونکہ انبیاء کی عمریں بھی دوسرے انسانوں کی طرح محدود ہوتی ہیں۔ اس آیت میں لئے جانے والے عہد کی اہمیت اور عظمت آیت کے ان الفاظ سے عیاں ہیں:۔

قال أقررتم واخذتم
علی ذالکم اصری قالوا
أقررنا قال فاشھدوا
انی معکم من الشاھدین۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم اس عہد کو تسلیم کرتے ہو اور تم نے اس عہد کو پورا کرنے کی ذمہ داری اٹھالی ہے تو انبیاء علیہم السلام نے اس عہد کی تصدیق کی اور اس پر قائم رہنے کا پختہ اقرار کیا۔

اس عظیم عہد کا اولین مظہر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باجود ہے جن کے متعلق تورات و انجیل اور دیگر کتب میں واضح پیشگوئیاں موجود ہیں ان پیشگوئیوں کی تصدیق خود الٰہی کتاب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے قبل اور بعد بھی کی اور اس عہد کے دوسرے مظہر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں ظاہر ہونے والے مسیح موعود ہیں کیونکہ اس دوسری آیت کی صورت میں دوسرے انبیاء کے علاوہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی آنے والے موعود کے بارے میں عہد لینے کا ذکر ہے۔

ان دونوں آیتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے متعلق نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی اور اپنی امت کو اس پر ایمان لانے کی وصیت فرمائی بلکہ گزشتہ انبیاء نے بھی (جن کی اکثریت ارض شام میں مبعوث ہوئی) اس عظیم موعود مصلح کے متعلق نہ صرف پیشگوئیاں کیں بلکہ اپنی قوموں کو بھی اس پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کی تاکید کی جس کی طرف

لتؤمنن بہ ولتنصرنہ

کے الفاظ اشارہ کر رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے یدعون لک کا بھی بالکل یہی مفہوم ہے۔ یہ بالکل ایک علیحدہ مسئلہ ہے کہ ان انبیاء کی پیشگوئیوں کی تلاش میں ہم اس وقت تک کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں یا آئندہ اس میں کامیابی کا کس قدر امکان ہے۔

دوم: جیسا کہ لغوی تشریح میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ ابدال کی وجہ تسمیہ دراصل یہ ہے کہ ان کے وجود سے دنیا کبھی خالی نہیں ہوتی۔ جب بھی ان نیک و پارسا لوگوں میں سے کوئی وفات پا جاتا ہے تو فوراً ہی بلا توقف اس کی جگہ اور اسی کے مثل کے طور پر دوسرا قسم کا شخص پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ احادیث میں بنی اسرائیل کے انبیاء کی یہ ایک خصوصیت بیان کی گئی ہے کہ وہ بلا توقف یکے بعد دیگرے آتے رہے اور حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

کانت بنو اسرائیل
تسوسھم الانبیاء
کلما ھلک نبی خلفہ
نبی

یعنی بنو اسرائیل کی تعلیم و تربیت کے لئے لگاتار یکے بعد دیگرے نبی آتے رہے ایسے طور پر کہ جب کوئی نبی وفات پاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی کھڑا ہو جاتا یہ الفاظ ابدال کا بعینہٖ ترجمہ ہیں اور یہ امر واضح ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل کا وطن ارض شام ہی تھا۔

سوم: آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ دجال کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔

مامن نبی الا وقد انذر
قومہ الدجال

کہ بلا استثناء کوئی نبی بھی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو فتنہ دجال سے آگاہ کرتے ہوئے نہ ڈرایا ہو۔ اس حدیث میں انذار کے صرف یہ معنے نہیں کہ انبیاء نے اپنی قوموں کو دجال کے فتنہ سے آگاہ کر دیا اور بس اور انہیں اس فتنے سے بچنے کا کوئی طریق نہیں بتایا۔ انبیاء علیہم السلام کا کام صرف انذار ہرگز نہیں ہوتا بلکہ ان کا اصل مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ بھولے بھٹکے لوگوں کو گمراہی سے نجات دلا کر ان کے رب کے قرب کی بشارت دی جائے اس جگہ انبیاء کے انذار کا مقصد دراصل آنے والے مسیح موعود کی بشارت دینا ہے جس نے آخری زمانے میں تمام انبیاء کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کی امتوں کی اصلاح کا بیڑہ اٹھانا تھا پس جس طرح حضرت صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کی بناء پر یقینی اور قطعی صورت میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بلاشبہ اور بلا استثناء ہر نبی نے اپنی قوم کو فتنہ دجال سے ڈرایا۔ خواہ ظاہری طور پر ہر نبی کے بارے میں ہمیں ثبوت ملے یا نہ ملے اسی طرح یہ امر بھی قطعی اور یقینی ہے کہ بلا استثناء ہر نبی نے مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی کی ہے اور اپنی قوم کو آپ پر ایمان لانے کی تاکید بھی کی خواہ ظاہری طور پر ہر نبی کی شہادت الفاظ کی صورت میں ہم نہ بھی پیش کر سکیں۔

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

"بے شک یہ سچ ہے کہ پہلی کتابوں میں اس قوم دجال کا ذکر ہے حضرت مسیح ابن مریم نے بھی انجیل میں بہت ذکر کیا ہے اور پہلے صحیفوں میں بھی جا بجا ان کا ذکر پایا جاتا ہے۔ بلاشبہ ایسا ہی چاہیئے تھا کہ ہر ایک نبی اس مسیح دجال کے آنے کی پہلے سے خبر دیتا ہو ہر ایک نے تصریحاً یا اجمالاً یا اشارتاً یا کنایتاً خبر دی ہے۔ حضرت نوح سے لے کر ہمارے سید و مولا خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک اس مسیح دجال کی خبر موجود ہے جس کو میں دلائل سے ثابت کر سکتا ہوں۔"
(ص ۴۹۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اللہ اکبر۔ اگر اب بھی ہماری قوم

(باقی ص ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۱۲۷۲

میں بشیر احمد ولد عبدالحکیم صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: بشیر احمد۔ B II - 5/66 اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد: عبدالحکیم ولد شیخ فضل دین۔ رشید جنرل سٹور ریل بازار اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد: ایس اے رشید۔ رشید جنرل سٹور ریل بازار اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۷۳

میں عبدالجلیل خان ولد محمد خلیل خان مرحوم قوم پٹھان پیشہ گورنمنٹ پنشنر عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: عبدالجلیل خان ولد محمد خلیل خان مرحوم ۱۶/۲۔ ای سی ایچ ڈاکخانہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۹

گواہ شد: عبدالمجید نعیم اعلیٰ انصار اللہ لانڈھی روڈ ۱۱/۱ بیر کالونی۔ کراچی۔

گواہ شد: سعید ناصر ارتضیٰ علی کراچی ۵

مسل نمبر ۲۱۲۷۴

میں آغا سیف اللہ ولد آغا اللہ رکھا صاحب قوم یوسف زئی پیشہ وقف زندگی۔ عمر ۳۶ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۷۲ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: آغا سیف اللہ 87/c ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

گواہ شد: عبدالمالک خان دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: سید عبدالحی شاہ کوارٹر ۳۸ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۷۵

میں ناصر احمد بسرا ولد چوہدری بشیر محمد صاحب قوم جٹ پیشہ وکالت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی۔ ساکن ساہیوال ضلع ساہیوال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ناصر احمد ساہیوال ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال

گواہ شد: محمد طفیل لیکچرار گورنمنٹ کالج ساہیوال۔ صدر محلہ سیال ساہیوال

گواہ شد: عطاء الرحمٰن الحکیم خود ۱/۵/۷۳

نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے والے احباب

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں یہ امر انتہائی خوشی کا باعث ہے کہ احباب الفضل کے خرید کرنے اور دیگر مستحق اصحاب کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے نمائندہ الفضل سے کما حقہ تعاون فرما رہے ہیں۔ ہم ذیل میں ایسے اصحاب کے نام بطور شکریہ شائع کر رہے ہیں جنہوں نے وقت کی قربانی کرتے ہوئے نمائندہ الفضل کے ساتھ مل کر دیگر احباب کو الفضل کے خرید کرنے کی تحریک کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم مرزا غلام مصطفیٰ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد گوجرہ منڈی
۲۔ مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ خانیوال
۳۔ " چوہدری شمس الدین صاحب سیال صدر جماعت احمدیہ بوریوالہ منڈی
۴۔ " ناصر احمد صاحب ابن مکرم خلیل احمد صاحب، وہاڑی منڈی۔
۵ " چوہدری محمد غضنفر صاحب شاد منتظم جماعت احمدیہ چک ۳ لم ۵ ای۔ بی
۶ " حافظ عبدالرشید صاحب گوندل اسپیدری چک ۳ لم ۵
۷ " شیخ محمد سلیم صاحب ولد مکرم شیخ محمد اسلم صاحب دنیاپور۔
۸ " چوہدری مبشر احمد صاحب لودھراں۔
۹ " چوہدری منیر احمد صاحب امرتسری یونیق سائیکل پارٹس ملتان شہر
۱۰ " مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ ملتان
۱۱ " عزیزان انتصار احمد طاہر گلگشت کالونی ملتان

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان تمام دوستوں کو مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے اخلاص میں اور بھی برکت ڈالے آمین۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۲۷۶

میں زرینہ اختر زوجہ رشید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ معلمی عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

زیور طلائی وزنی ۱۰ تولے مالیتی -/۳۵۰۰ روپے
حق مہر مبلغ -/۳۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: زرینہ اختر معرفت نیشنل ہیلتھ کلینک گجرات

گواہ شد: رشید احمد ...

وصیت نمبر ۱۸۷۲۵ ...

گواہ شد: ... الدین انسپکٹر ... ربوہ

اکسیر معدہ
ہر گھر کی لازمی ضرورت
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ
هاضمہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد۔ نفخ اسہال کیلئے بہت مفید۔ مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون ۲۳۸

سب سے اعلیٰ مزیدار اور ... بخش
تریاق سلیمانی
تبخیر معدہ بدہضمی پیٹ درد ... قے اسہال میں اس سے بہتر ... ہے۔
المنار دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر یورپ

(بقیہ صفحہ اول)

۲۰-۲ کا وقت ہوگا کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و افراد قافلہ روانہ ہوکر ۱۰-۱۱ صبح (مقامی) ۲۰-۳ شام پاکستان) لندن کی Healkrow ایئرپورٹ پر بخیریت پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ ایئرپورٹ پر امام بشیر احمد صاحب رفیق کی قیادت میں نائب امام صاحبان محترم عطاء المجیب راشد صاحب۔ محترم عبدالوہاب بن آدم محترم منیر الدین صاحب شمس۔ محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مشنری ۔ امام مشتاق احمد صاحب باجوہ امام و مشنری انچارج سوئٹزرلینڈ۔ محترم چوہدری ظفراللہ خان صاحب ہز ایکسیلینسی مسٹر Bocar Ousman Semega-Janneh M.E. ہائی کمشنر آف دی گیمبیا۔ محترمہ بیگم صاحبہ امام بشیر احمد صاحب رفیق۔ محترمہ بیگم صاحبہ بشیر احمد آرچرڈ صاحب مسز سلام صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ۔ اپنے آقا کے استقبال کے لئے مسکراتے ہوئے چہروں اور دعا گو دلوں سے تر زبانوں اور تشکر سے لبریز دلوں کے ساتھ سراپا انتظار بنے ہوئے پورے ضبط و نظم کے ساتھ کھڑے تھے علاوہ ازیں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی جو آکسفورڈ میں اعلیٰ تحقیق و تدقیق میں مصروف ہیں حاضر تھے۔ پریس کے نمائندگان جن میں وہ نمائندگان بھی شامل تھے۔ جو BERNARD FREED سنڈے ٹیلیگراف BRITISH MOVIE TOWN NEWS بی بی سی کی عالمی سروس اور Key name ... پریس ایسوسی ایشن سنڈے ٹائمز سے متعلق تھے۔ حضور نے ایک پریس کانفرنس سے بھی مختصر خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ میرے دورہ کا مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت سے ملاقات ہو۔ حضور نے انٹیلی جنس ڈائجسٹ میں شائع شدہ ایک مضمون کا حوالہ بھی دیا جس میں اس خطرے پر بحث کی گئی ہے کہ برطانیہ چار قوموں یعنی انگلستان، ویلز، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں بٹ کر رہ جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ بظاہر حالات اس انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ حضور نے ایک نوجوان اخباری نمائندے سے مخاطب کرتے ہوئے

فرمایا۔ کہ آپ کی عمر ۲۵ سال کے لگ بھگ ہوگی۔ اس عمر کے نوجوانوں کو ان ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے جو عنقریب ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ فرمایا کہ بنی نوع انسان کو اپنی بقا کی خاطر متحد ہو جانا چاہیئے۔ ایسے اتحاد کے لئے ارفع انسانی قدروں کو بنیاد بنایا جا سکتا ہے حضور نے فرمایا کہ اگر پرانی نسل اپنے مسائل کے حل میں ناکام ہو جائے تو لامحالہ نئی نسل کو یہ بوجھ اٹھانا ہوگا۔ نیز فرمایا کہ نوجوانوں کو غور و فکر اور مشاہدے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اپنے فیصلے خود کرنے کے قابل ہو جانا چاہیئے۔ اور ان پر عمل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے اعلیٰ یونیورسٹی تو یہی ہے کہ انسان خود مشاہدہ کرے۔ نتائج خود اخذ کرنے اور ان پر عمل کرنے کی عادت پیدا کرے۔ ہز ایکسیلینسی ہائی کمشنر آف گیمبیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ نصرت جہاں سکیم کے ماتحت افریقہ میں عظیم الشان کام ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ گیمبیا کے دورے کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس سکیم کے جاری کرنے کے متعلق رہنمائی فرمائی۔ جب فوٹوگرافروں کی درخواست پر حضور نے انہیں فوٹو لینے کی اجازت مرحمت فرمائی تو انگریز نوجوانوں کے لمبے لمبے بالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ لندن میں حجاموں کا قحط پڑ گیا ہے جس پر سب کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ اور بہت محظوظ ہوئے۔ حضور نے جب قیام گاہ پر تشریف لے جانے کے لئے V.I.P. انتظار گاہ سے باہر قدم رنجہ فرمایا تو بیسیوں سائل کیمرے۔ مووی کیمرے اور ٹیلیویژن کیمرے حرکت میں آگئے۔ حضور کا قافلہ احباب جماعت کی معیت میں گریسن ہال روڈ کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں لندن مسجد کے علاوہ محمود ہال کی نئی اور شاندار عمارت تین سال قبل تیار ہوئی تھی۔ یہ جہاں لندن مشن کے ہیڈکوارٹرز ہیں۔ اور جہاں حضور ان دنوں قیام فرمائیں گے پٹنی ہاؤس کے وسیع میدان میں سینکڑوں کی تعداد میں

شمع خلافت کے پروانے جمع تھے جنہوں نے حضور کی تشریف آوری پر اس والہانہ انداز سے نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت امیرالمومنین زندہ باد اسلام اور احمدیت زندہ باد کے نعرے بلند کئے کہ دل جھوم اٹھے۔ حضور کی طبیعت لُو لگ جانے کے باعث پچھلے کئی ہفتوں سے پہلے ہی ناساز تھی اس سفر کی کوفت کی وجہ سے حضور پر تکان اور ضعف کا نمایاں طور پر اثر تھا حضور نے ارشاد فرمایا کہ اعلان کیا جائے کہ تکان اور ضعف کی وجہ سے آج ملاقات اور مصافحہ نہیں فرما سکیں گے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا جائے۔ کہ انشاء اللہ کل ملاقات ہوگی۔ فرمایا یہ کہنا کافی نہیں کہ مصافحہ نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ بھی بتانی چاہیئے۔ کہ ملاقات کیوں نہیں ہوگی۔ اور کل کی ملاقات کا اعلان بھی ہونا چاہیئے حضور اگرچہ بے حد کمزوری محسوس فرما رہے تھے لیکن حضور نے ازراہ شفقت اجازت مرحمت فرمائی کہ احباب ایک ایک کر کے حضور سے مصافحہ کئے بغیر پاس سے گزرتے جائیں چنانچہ انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ احباب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہہ کر ایک ایک کر کے گزرتے چلے گئے۔ یہ بذات خود ایک روحانی تجربہ تھا دل پگھل گئے اور دلوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں نکلیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے آقا کو صحت والی اور لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے لئے لمبا کر دے آمین۔ حضور بعض احباب سے نام لے کر اور بچوں کو بھی ان کے چہرے بشرے سے پہچان کر نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔

جماعت احمدیہ لندن کیا بچے اور کیا نوجوان اور کیا انصار سبھی حسن انتظام کے ذوق و شوق اور سرور کے ساتھ مختلف انتظامات میں مصروف ہیں۔ اس کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محبت اور اخلاص میں برکت ڈالے اور قبول فرمائے۔ آمین۔

محبت بھرا سلام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام احباب جماعت کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں اور دعا کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو بابرکت بنائے اور غلبۂ اسلام کے راستے میں جتنی رکاوٹیں اور مشکلات ہیں۔ ان سب کو دور فرمائے۔ آمین۔ نیز دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام بھائیوں اور بہنوں اور عزیزوں کو اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے کی اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ توفیق دے۔ آمین۔

٭

بقیہ صفحہ ۴

کی نظر میں یہ لوگ اوّل درجہ کے دجّال نہیں اس زمان کے الناس کے لئے ایک سچے مسیح کی ضرورت نہیں تو پھر اس قوم کا کیا حال ہوگا۔" (صفحہ ۹۴)

پھر فرماتے ہیں:

"اب پھر میں کہتا ہوں کہ کیا ان کے لئے کوئی مسیح ابن مریم آسمان سے نہیں آنا چاہیئے تھا جس حالت میں ایک مسیح دجّال آگیا تو کیا مسیح ابن مریم نہ آتا۔" (صفحہ ۵۰۱)

پھر لغوی تشریح میں ابدال کے بارے میں ایک عجیب علامت ذکر کی گئی ہے اور وہ

وبهم يقيم الله عزوجل الارض

کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کا روحانی نظام انہیں ابدال کے ذریعہ ہی قائم فرماتا ہے اور ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہی عالمگیر روحانی نظام کے ستون ہوتے ہیں نہ کہ عام صالحین۔

درخواست دعا

میرے بھانجے عزیز مجید احمد ابن ملک سعید احمد صاحب کو کراچی میں سکوٹر سے گرنے کی وجہ سے سر پر چوٹ آئی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوش میں ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے صحت عطا فرمائے اور کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ آمین۔

(ملک بشارت احمد نصرت آرٹ پریس ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴